السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے فٹ بال کھیلنا جائز ہے، کیونکہ کہ بہت سے علمائے دین کھیلتے ہیں، اور عمر کہتا ہے کہ فٹ بال کھیلنا مسلمانوں کو جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ نصاری کا کھیل ہے۔ اور حدیث میں وارد ہے: ''من تشبہ بقوم فہو منہم،، رواہ ابوداؤد (ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشہرۃ (4031) 3/314 وہو حسن صحیح ابوداؤد 2/302) اور ایک حدیث میں ہے کہ ''إن الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوہم،، (بخاری: کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل 4/143. صاحب تذکیر الاخوان نے اپنی کتاب میں ان دونوں حدیثوں کے ترجمہ میں کچھ لکھا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فٹ بال کھیلنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، کیونکہ زمانہ موجودہ میں مسلمان فٹ بال کھیلنے کی طرف اتنی جھک گئے ہیں کہ دین اور دنیا کچھ خیال نہیں رکھتے اور مشرکوں کی چال اختیار کرتے ہیں۔

عبداللہ مقام ہلائے جانا ضلع دیناجپور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے اس حدیث کا مطلب واضح کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے، جس سے فٹ بال کو مسلمانوں پر حرام کرنا والا فریق استدلال کرتا ہے۔ علامہ امیر یمانی سبل السلام 4 273 میں حدیث ''من تشبہ بقوم فھو منھم،، کی شرح میں لکھتے ہیں: " والحدیث یدل علی أن من تشبہ بالفساق کان منھم، أو بالکفار أو بالمبتدعۃ فی ای شئ مما یختصون بہ، من ملبوس او مرکوب اوہیئۃ" مطلب یہ ہے کہ: ''اگر کسی مسلمان نے کافر یا بدعتی یا فاسق وفاجر کی مشابہت اختیار کی ایسی چیز میں کہ وہ ان کے ساتھ مخصوص ہو، ان کا شعار اور علامت ہو، اوران کی امتیازی خصوصیات سے ہو، خواہ وہ چیز لباس وپوشاک کی قسم سے ہو، یا صورت وشکل اور سواری وغیرہ کی قسم سے ہو،، ۔ اب اگر وہ چیز غیر مسلم قوم کا دینی اشعار ہے، یا وہ چیز فسق وفجور کی علامت ہے، تو شرعاً حرام اورناجائز ہے۔ اوراگر وہ چیز غیر مسلم قوم کا محض قومی اور ملکی شعار ہے، توسیاسی اور تمدنی حیثیت سے اس کا اختیار کرنا مضر اور خلاف مصلحت ہے کیوں کہ ہر ملک وقوم، ملت ومذہب، تہذیب وتمدن کی چند ایسی خصوصیتیں ہوتی ہیں، جو اس ملک وقوم کو دوسروں سے ممتاز رکھتی ہیں اوراس پر قوم وتہذیب کی زندگی انہی امتیازی خصوصیات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اس بنا پر مسلمانوں کو غیر مسلم اقوام کے قومی وملکی ایتازی خصویات وشعار سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

اگر وہ چیزیں ان کی امتیازی خصوصیات سے نہ ہوں، توان کو اختیار کرنے میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے، اوریہ مشابہت مذموم نہیں ہوں گی۔ پس اب دیکھنا یہ ہے کہ فٹ بال کی کیا حیثیت ہے؟ یہ توظاہر ہے کہ یہ کھیل انگریزوں کی دینی اورمذہبی شعار نہیں ہے، پس شرعی حیثیت سے ناجائز اور ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔ اور یہ بھی کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ یہ کھیل انگریزوں کا قومی اور تمدنی ملکی شعار بھی نہیں ہے بلکہ محض ایک طرح کی ورزش اورجسمانی ریاضت ہے جوان کو سوجھی، جیسے: ہمارے ملک میں مختلف قسم کی ورزشیں رائج ہیں اور وہ فقط ہم کو سوجھی، پس جس طرح ہمارے دیس میں بدن میں چستی پیدا کرنے اور صحت وتندرستی کو برقرار رکھنے اوراس کے بہتر بنانے کی غرض سے ورزش، کسرت اورڈنڈ کی صدہا قسمیں بنوٹ، دوڑ، گلی بلا، کشتی، کلوخ اندازی وغیرہ وغیرہ۔ اوران کی مباح وجائز ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اسی طرح ہر وہ کھیل وکسرت جس سے یہ غرض اور مقصد پورا ہوتا ہو جائز ومباح ہوگا خواہ اس کے موجد انگریزوں ہوں یا فرانسیسی، جرمن ہوں یا ایٹالین، امیرکن ہوں یا چینی اورجاپانی، بلکہ یہ کسرتیں اورورزش اگر جہاد کی تیاری کی جنسیت سے ہوں تو مستحب اورباعث ثواب ہوں گی: " وَأعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ،، (الانفال: 60)، اور آیت: '' فاضربو فوق الأعناق واضربوا منھم کل بنان،، (الانفال: 12) اور آنحضور ﷺ کے رکانہ کا کوکشتی میں زمین پر گرانے اورپچھاڑنے ، آنحضور ﷺ کے سامنے آپ کے حکم سے حضرت سمرہ اور حضرت رافع کی کشتی (جس میں سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا تھا اور کشتی جیت گئے اوراس طرح ان کو جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مل گئی تھی)، آنحضور ﷺ کے حکم سے صحابہ کے درمیان گھوڑدوڑ کا مقابلہ، اوراسی قسم کے بعض دوسرے واقعات کو سامنے رکھ کر غور کرو بہر حال فٹ بال، والی بال، ہاکی وغیرہ اورورزش کی دوسری قسمیں جائز اورمباح ہیں بشرطیکہ کوئی دوسرا شرعی مانع اورعارض نہ پیدا ہوتا ہو۔ مثلاً: جوا بازی، فرائض دین سے غفلت، بے ستری وغیرہ۔ غرض یہ کہ جس طرح یورپ کی نئی نئی ایجادات ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، تاربرقی لاسلکی، ریڈیو، لاوڈ سپیکر، ریل، موٹر سائیکل، مشین گن، توب، زہریلی گیس اوراس قسم کی دوسری ایجادات سے صحیح اورجائز استفادہ مباح اور بلاشبہ جائز ہے اوراس کا استعمال واختیار مشابہت مذمومہ نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح ان ورزشوں اور کھیلوں کا اختیار کرنا مشابہت بالنصاری نہیں ہے۔ بلکہ ان چیزوں کے استعمال کو حدیث تشبہ میں داخل کرنا غلو فی الدین ہے اور تحریم حلال ہے جس سے قرآن نے منع فرمایا ہے۔

اسلام عالمگیر مذہب ہے ہمیشہ باقی اورقائم رہنے والا دین ہے۔ اس کو ہر ملک وقوم کا ساتھ دینا ہے، پس جس طرح غیر مسلم اقوام کی بیہودہ مضر چیزیں جائز نہیں ہو سکتیں، اسی طرح ان کی جائز اورمفید چیزیں ناجائز نہیں ہوسکتیں۔ نہ تو اس کا دائرہ بالکل تنگ ہے، جیسا کہ ناسمجھ اورتنگ نظر ولوگوں کا خیال ہے، اورنہ اس قدر وسیع ہے جیسا کہ نیچریوں اور ملحدوں نے سمجھ رکھا ہے۔ غرض یہ کہ افراط وتفریط سے الگ رہ کر اسلام کو اس کی اصل اور بہتر صورت میں غیروں کے سامنے پیش کرنا چاہئیے۔

کتبہ: عبیداللہ المبارکپوری کفوری المدرس بمدرستہ دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی الجواب صحیح احمداللہ سلمہ غفرلہ مدرس مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی مورخہ 11 رجب 1356ھ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 154

محدث فتویٰ